تصویری کہانی سلسلہ
ہنسل اور گریٹل
معظم جاوید بخاری
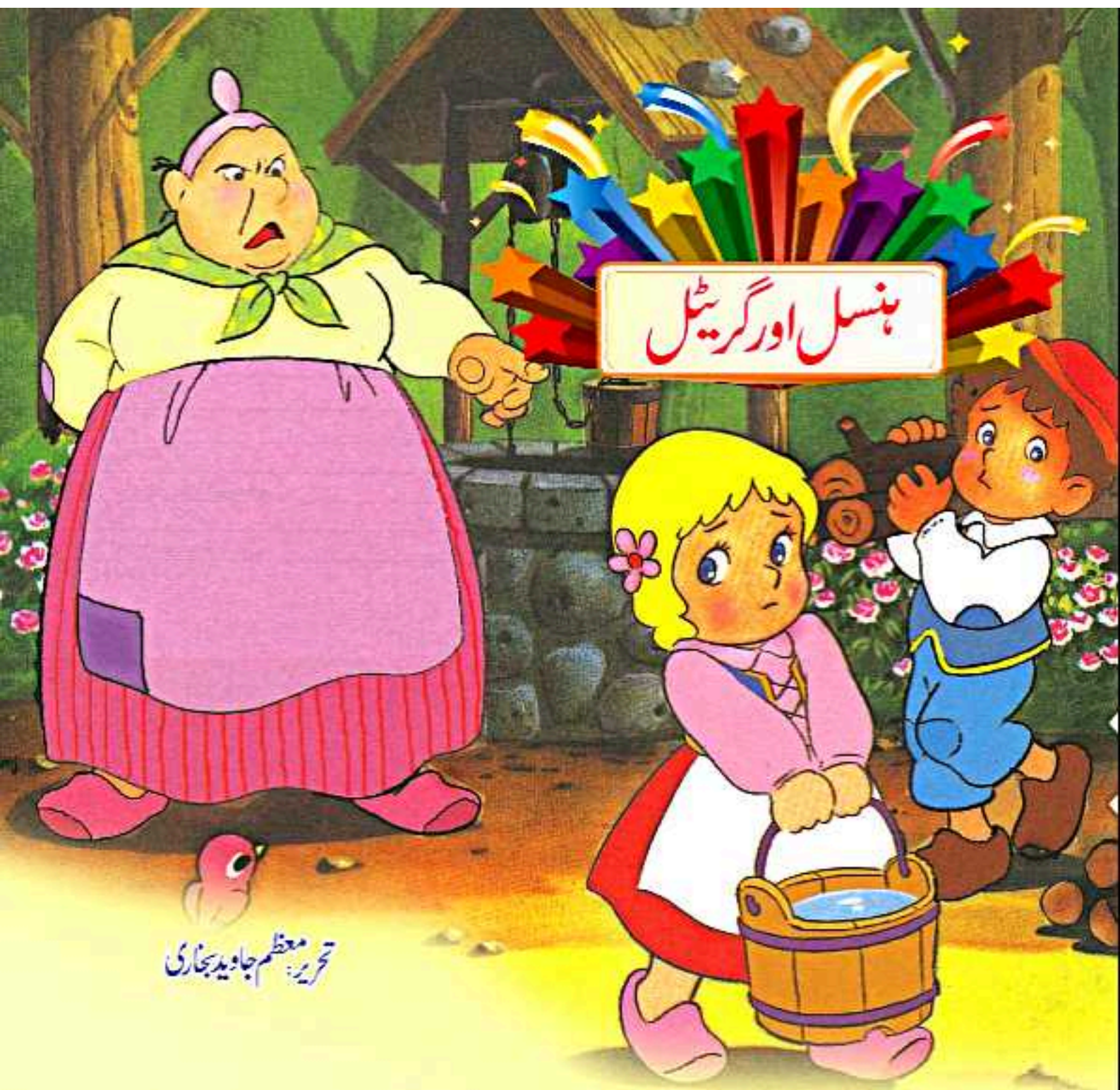
ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اندھیرے جنگل کے قریب ایک لکڑ ہارا اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔ اس کے دو بچے تھے۔ بڑا لڑکا ہنسل اور چھوٹی بیٹی گریٹل تھی۔ ان کی ماں بہت عرصہ پہلے فوت ہو چکی تھی۔ لکڑ ہارے نے بچوں کی دیکھ بھال کیلئے دوسری شادی کر لی مگر سوتیلی ماں کو ان بچوں کی ذرہ بھر پرواہ نہیں تھی۔ ہنسل اور گریٹل اپنی سوتیلی ماں کی بدسلوکی کو نظر انداز کر کے اپنے حال میں مست رہتے۔ وہ سارا دن اپنے گھر کے باہر کھیلتے رہتے اور شام کو گھر میں لوٹ آتے۔ سردیوں کا موسم لکڑ ہارے کیلئے بڑا تکلیف دہ ہوتا تھا۔ سارے جنگل میں لکڑیاں گیلی ملتی اور

وہ بازار میں فروخت نہ ہوتیں۔ وہ موسم سرما میں غریب سے غریب تر ہو جاتا۔ سردیوں کی ایک رات لکڑہارے کی بیوی نے بتایا کہ گھر کا راشن بالکل ختم ہو چکا ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ اب فاقوں کی نوبت آ جائے گی۔ لکڑہارے نے مایوسی سے پوچھا اب کیا کیا جائے؟ تو اس کی بیوی نے سفاکی سے دونوں بچوں کو جنگل میں چھوڑنے کا مشورہ دے دیا۔ یہ سن کر لکڑہارا تڑپ کر رہ گیا، اسے اپنے بچوں سے بڑی محبت تھی۔ بیوی کے مسلسل اصرار پر وہ بچوں کو جنگل میں چھوڑنے پر آمادہ ہو گیا۔ دونوں میاں بیوی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ بچے جاگ رہے تھے اور انہوں نے ان کی باتیں سن لی تھیں۔ گریٹل تو جنگل کے نام پر رونے لگی تھی۔ ہنسل نے اسے تسلی دی اور کہا کہ وہ سوتیلی ماں کے حربے کو ناکام بنا دے گا۔ اگلی صبح ہنسل جلدی سے اُٹھا اور اپنا کوٹ پہن کر باہر نکل آیا۔ اس نے زمین پر گرے سفید بیر چن کر اپنی جیبوں میں بھر لئے۔ جب لکڑہارا اور اس کی بیوی بیدار ہوئے تو انہوں نے ایک ایک روٹی

دونوں بچوں کے ہاتھ میں تھمائی اور کہا کہ وہ آج سب جنگل میں لکڑیاں چننے جائیں گے۔ ہنسل اور گریٹل اپنے باپ اور سوتیلی ماں کے ہمراہ جنگل کی طرف چل دیئے۔ ہنسل خاموشی سے سفید بیر جیب سے نکالتا اور چپکے سے اپنے پیچھے پھینک دیتا۔ چلتے چلتے وہ جنگل کے وسط میں پہنچ گئے۔ لکڑہارے نے انہیں ایک جگہ آگ جلا کر بٹھایا اور کہا کہ وہ یہیں ٹھہریں، وہ اور اس کی ماں لکڑیاں اکٹھی کر کے لاتے ہیں۔ ہنسل اور گریٹل دونوں خاموشی سے بیٹھ گئے۔ آگ کی گرماہٹ سے انہیں سکون ملا تو وہ دونوں سو گئے۔ جب ان کی آنکھ کھلی تو جنگل میں اندھیرا چھا چکا تھا۔ گریٹل خوف کے مارے رونے لگی مگر ہنسل نے اسے تسلی دی۔ وہ سفید بیروں کی تلاش میں اُٹھا مگر اسے کوئی بیر نہ ملا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ پرندے اس کے پھینکے ہوئے بیر چگ چکے تھے۔ چاند کی ہلکی ہلکی روشنی درختوں کی گھنی شاخوں میں سے چھن کر آ رہی تھی۔ ہنسل نے اپنے ذہن پر زور دیا اور بڑی کوشش کی کہ اسے

واپسی کا راستہ یاد آ جائے مگر جنگل ایسا گھنا اور ایک جیسا تھا کہ اسے کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ گریٹل نے روتے ہوئے بتایا کہ اسے بڑے زور کی بھوک لگ رہی ہے۔ ہنسل نے اپنے کوٹ کی جیب میں سے روٹی کا ایک بڑا ٹکڑا نکالا اور اس کی طرف بڑھا دیا۔ یہ ٹکڑا اس نے صبح کے ناشتے سے بچا کر رکھ لیا تھا۔ گریٹل روٹی پا کر چپ ہوگئی اور آہستہ آہستہ کھانے لگی۔ کچھ دیر تک تو وہ یونہی دبکے بیٹھے رہے۔ خنکی بڑھ رہی تھی اور ان کے پاس کمبل بھی نہیں تھا۔ اندھیرے جنگل میں جانوروں کی خوفناک آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ گریٹل نے کہا کہ اگر ہم جنگل سے باہر نہ نکلے تو یقیناً جنگلی درندے ہمیں کھا جائیں گے۔ ہنسل نے کچھ دیر سوچا اور پھر اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بڑا بہادر لڑکا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ جنگل سے باہر نکلنے کی راہ ضرور ڈھونڈے گا۔ وہ دونوں ہاتھوں میں ہاتھ دیئے جنگل میں چل پڑے۔ انہیں الّو بھی دکھائی دیئے جو اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں سے انہیں گھور رہے تھے۔ جنگل میں چلتے ہوئے وہ اکثر اپنے قدموں کی آواز سے ہی ڈر جاتے۔ پتوں کی سرسراہٹ اور لکڑیوں کی چڑچڑاہٹ ان کے رونگٹے کھڑے کر دیتی۔ انہیں معلوم نہیں تھا کہ وہ کتنی دیر تک چلتے رہے۔ وہ جنگل میں کس سمت جا رہے تھے؟ اس کا بھی انہیں کوئی اندازہ نہیں تھا۔ کافی دیر چلنے کے بعد انہیں ایک جگہ ٹمٹماتی ہوئی روشنی

دکھائی دی تو ان کے چہرے دمک اُٹھے۔ گریٹل سمجھی کہ وہ اپنے گھر پہنچ چکے ہیں۔ ان کے پیروں میں بجلیاں بھر گئیں اور وہ جلدی جلدی وہاں پہنچے۔ مگر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہاں ایک چھوٹی سی جھونپڑی موجود تھی۔ اس کی مہک جنگل میں پھیلی ہوئی تھی۔ وہ جھونپڑی چاکلیٹ اور بالائی سے بنی ہوئی تھی جس پر بے شمار ٹافیاں اور مزیدار چیزیں لٹک رہی تھیں۔ کھانے کی مہک نے ہنسل کے پیٹ میں بھوک کی شدت بڑھا دی۔ وہ تیزی سے جھونپڑی کی طرف بڑھا اور اس نے کافی ساری ٹافیاں اتار کر جیبوں میں بھر لیں۔ دونوں بہن بھائی مزے مزے سے ٹافیاں کھانے لگے اور انگلیوں سے بالائی اتار اتار کر چاٹتے رہے۔ اچانک چرچراہٹ کی آواز سے دروازہ کھلا اور ایک بڑھیا باہر نکلی۔ اس کی ناک عجیب سی لمبی اور آنکھیں بے حد سرخ تھیں۔ ہنسل اور گریٹل اس کی شکل دیکھ کر ڈر گئے۔ اس نے ان دونوں کو دیکھا تو مسکرائی اور بولی۔ تم یقیناً جنگل میں بھٹک گئے ہو۔ کوئی بات نہیں، تم اندر آ جاؤ۔ میں تمہیں شاندار کھانا کھلاؤں گی اور صبح سویرے جنگل سے باہر پہنچا دوں گی۔ ہنسل اور گریٹل کے پاس کوئی اور چارہ نہ تھا۔ انہوں نے بڑھیا کی مدد لینے کا فیصلہ کر لیا۔ بڑھیا انہیں بڑی محبت سے اندر لائی اور میز کے گرد بٹھایا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گرم گرم چاول اور میٹھی دہی لائی اور بچوں کو کھانے کیلئے دی۔ دونوں بہن بھائی بھوکے بھی تھے اور ایسی لذیذ چیزیں پہلے انہوں نے کبھی نہیں کھائی تھیں۔ انہوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور گرم گرم دودھ بھی پیا۔ پھر بڑھیا نے انہیں گرم بستر دیا۔ وہ دونوں بستر میں گھستے ہی سو گئے۔ دن بھر

کی تھکاوٹ اور پریشانی سے نجات پر انہیں میٹھی اور گہری نیند آئی۔ اگلی صبح ان کیلئے اچھا پیغام نہیں لائی تھی۔ وہ بڑھیا در حقیقت ایک جادوگرنی تھی جو جنگل میں رہتی تھی اور بھولے بھٹکے بچوں کو پکڑ لیتی اور پھر پکا کر کھا جاتی۔ جب ہنسل کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ایک لوہے کے پنجرے میں قید پایا۔ گریٹل زمین پر پڑی سو رہی تھی۔ ہنسل نے ادھر ادھر دیکھا۔ بڑھیا موجود نہیں تھی۔ اس نے آواز دے کر گریٹل کو جگایا۔ گریٹل نے اپنے بھائی کو لوہے کے پنجرے میں قید دیکھا تو زور زور سے رونے لگی۔

اسی دوران بڑھیا وہاں آ گئی اور اس نے زوردار طمانچہ گریٹل کے منہ پر مارا اور غصے سے غرائی۔ لڑکی زیادہ شور شرابا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تم خاموشی سے جھاڑو لو اور پورے گھر کی صفائی کرو۔ میں پانی بھر کر لاتی ہوں۔ بڑھیا کے جانے کے بعد ہنسل نے اپنی بہن کو تسلی دی اور کہا کہ وہ رونے کے بجائے دماغ سے کام لے۔ اس مصیبت سے بچنے کیلئے کوئی ترکیب سوچنا پڑے
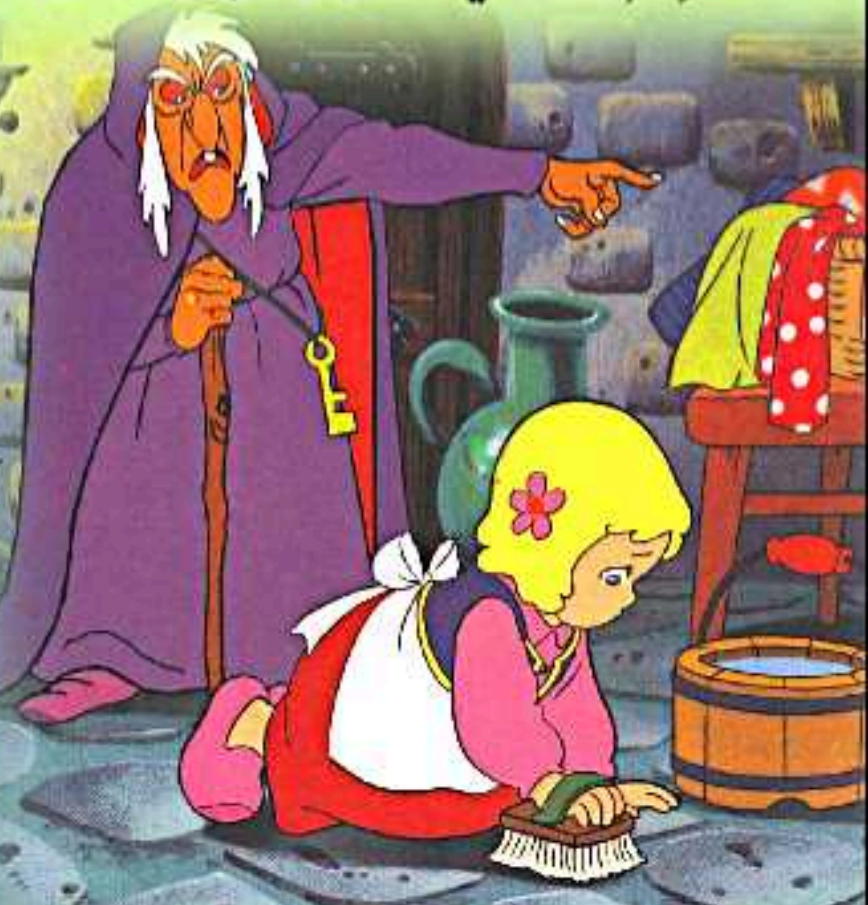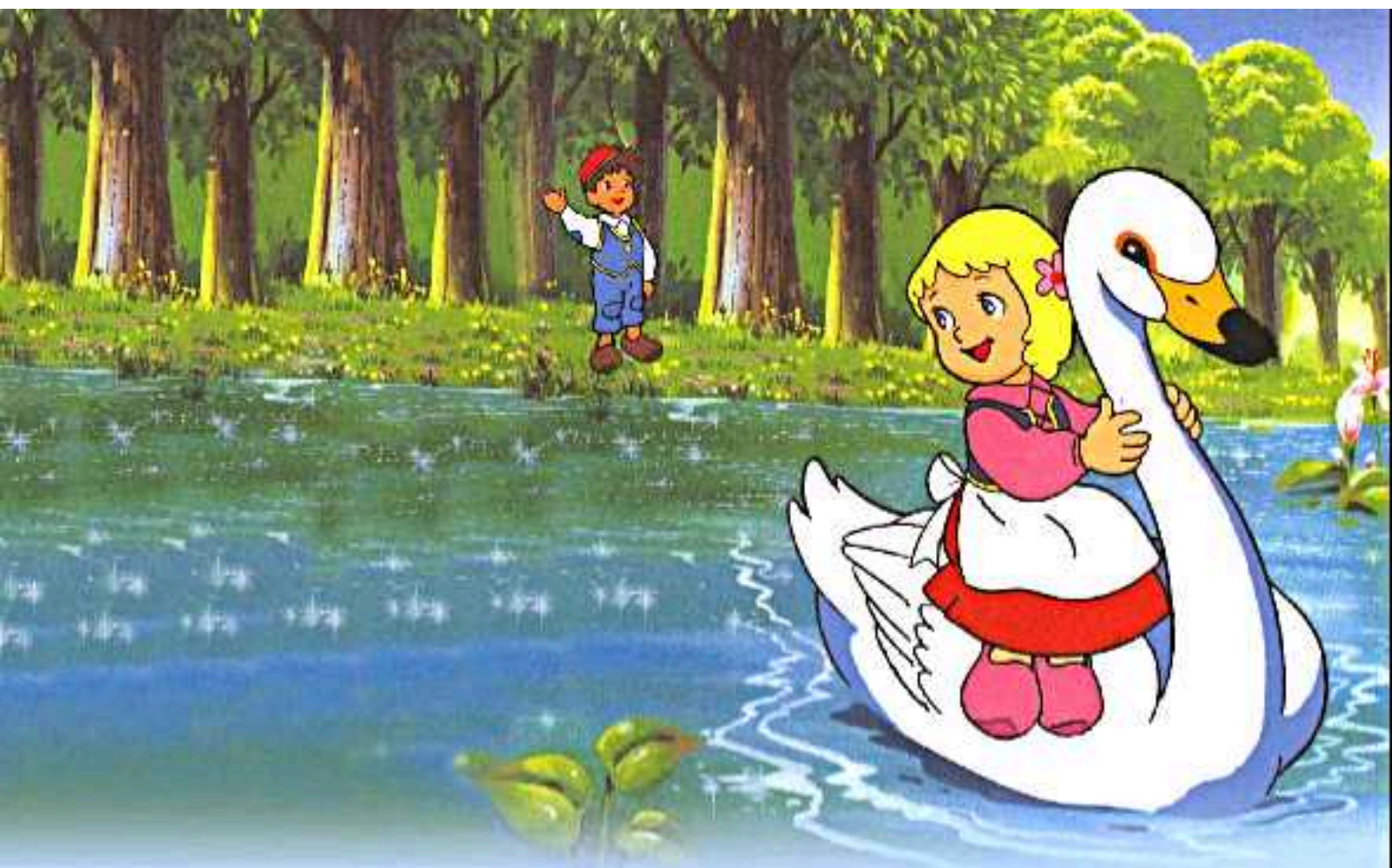
گی۔ گریٹل بھائی کی ہدایت پر چپ ہو گئی اور جھاڑو لیکر گھر کی صفائی کرنے لگی۔ بڑھیا ایک بڑے ڈول کے ساتھ واپس آئی۔ اس نے ایک بڑا دیگچہ انگیٹھی پر رکھا اور اسے پانی سے بھر دیا۔ بڑھیا نے اعلان کر دیا تھا کہ آج رات وہ ہنسل کو اُبال کر کھا جائے گی۔ یہ سن کر گریٹل کے ہوش اُڑ گئے۔ وہ خاموشی سے صفائی کرتی رہی اور سوچتی رہی کہ اسے کیا کرنا چاہیے؟ بڑھیا نے انگیٹھی کا چھوٹا دروازہ کھولا اور اس میں آگ جلائی۔ پانی گرم ہونے لگا۔ بڑھیا حریص نگاہوں سے ہنسل کو دیکھ رہی تھی اور سوکھی زبان ہونٹوں پر پھیرتی رہی۔ تھوڑی دیر بعد انگیٹھی میں آگ ماند پڑ گئی تو اس نے دوبارہ انگیٹھی کا دروازہ کھولا اور اس میں لکڑیاں ڈالنے لگی۔ اسی وقت گریٹل کو ایک ترکیب سوجھی۔ اس نے دیکھا کہ بڑھیا کی پیٹھ اس کی طرف ہے اور منہ انگیٹھی کی طرف۔ وہ پوری قوت سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی اور بڑھیا کی پیٹھ پر زوردار دھکا مارا۔ بڑھیا اپنا آپ سنبھال نہ سکی اور انگیٹھی میں جا گری۔ گریٹل نے جلدی سے انگیٹھی کا دروازہ بند کیا اور ایک بڑا تالا اس پر لگا دیا۔ بڑھیا اندر زور زور سے چیخ رہی تھی۔ اسے آگ سے تو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا مگر وہ قید ہو کر رہ گئی تھی۔ گریٹل نے تھوڑی سی کوشش کے بعد پنجرے کی چابی ڈھونڈ نکالی۔ ہنسل نے آزاد ہوتے ہی اپنی بہن کو پیار کیا اور اس کی ترکیب پر شاباشی دی۔ ہنسل نے

جھونپڑی کا جائزہ لیا تو وہاں مٹھائیوں کے ساتھ ساتھ قیمتی جواہرات بھی دکھائی دیئے۔ اس نے دو ٹوکریوں میں جواہرات بھرے اور اپنی بہن کا ہاتھ تھام کر جھونپڑی سے باہر نکل آیا۔ وہ جلدی جلدی اس منحوس جھونپڑی سے دور جانا چاہتے تھے۔ آدھے دن کی مسافت طے کر کے وہ ایک ندی پر جا پہنچے۔ ندی میں پانی کا بہاؤ بے حد تیز تھا۔ انہیں کوئی ترکیب سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ اچانک ہنسل کی نگاہ ایک خوبصورت ہنس پر پڑی۔ اس نے جیب میں سے ٹافیاں نکالی اور ہنس کو اپنی طرف پچکارا۔ جونہی ہنس قریب آیا تو ہنسل نے گریٹل کو اس پر سوار کر دیا۔ ہنس پانی میں تیرتے ہوئے گریٹل کو دوسرے کنارے پر لے آیا۔ ہنسل نے دوبارہ ٹافیاں ہنس کی طرف بڑھائی تو وہ اسے بھی ساتھ لیکر کنارے پر پہنچ گیا۔ دونوں بہن بھائی جنگل کے کنارے پر پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے ہنس کا شکریہ ادا کیا اور آگے بڑھ گئے۔ یہ جگہ جانی پہچانی سی لگ رہی تھی۔ انہیں یاد آ گیا کہ وہ اکثر اسی جگہ پر آ کر کھیلتے تھے۔ یہاں سے ان کا گھر دور نہیں تھا۔ وہ جلدی جلدی بھاگتے ہوئے اپنے گھر جا پہنچے۔ لکڑہارا بچوں کی جدائی سے بے حال تھا جونہی اس کی نظر بچوں پر پڑی تو وہ بے اختیار اُٹھا اور انہیں گلے سے لگا لیا۔ ہنسل نے اپنے باپ کو جواہرات سے بھری ٹوکری دکھائی تو اس کے آنسو نکل آئے۔ ڈھیر سارے جواہرات کے بعد وہ غریب نہیں رہے تھے۔ وہ سب ہنسی خوشی زندگی بسر کرنے لگے۔

بچوں کیلئے دلچسپ اور رنگارنگ کہانیاں
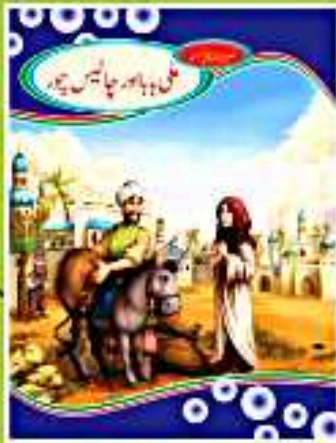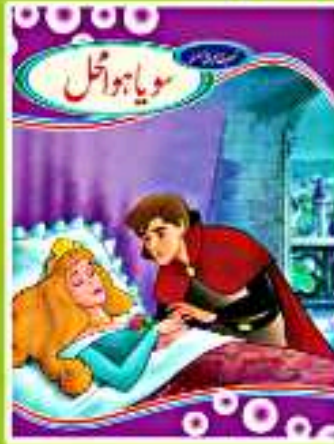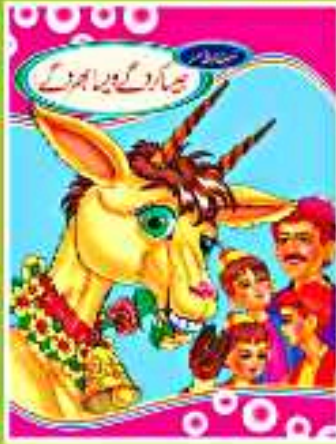
KID's OWN PUBLICATIONS

Urdu Bazar Lahore. Mob: 0333-4856306